

زبان سے نکلنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اسلئے ہم کو اعمال بالجواریح کرنا ہے۔ اگر اعمال بالجواریح کریں گے تو تصدیق بالقلب مضبوط ہوگا اور جب تصدیق بالقلب مضبوط ہوگا تو موت کے وقت اقرار بالسان آسان ہوگا۔ لیکن آج تو ہمیں نماز سے ہونے کا یقین ہی نہیں ہے۔ صحابہؓ کو کوئی بھی مسئلہ پیش آتا تو فوراً نماز پڑھتے اسلئے کہ ان کو یقین تھا کہ اللہ نماز سے ہمارے مسائل حل کرے گا آج ہم نے ایمان کی حقیقت کو حاصل کرنے کی محنت چھوڑ دی تو اس ایمان کے اعمال کا یقین بھی دلوں سے نکل گیا جس کی وجہ سے نماز کو دنیا کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ دکان پر گاہک کھڑا ہے تو گاہک کا یقین ہے کہ اس سے پیسہ آئیگا لیکن دوسری طرف اذان ہوگئی اور نماز کا ناکم بھی ہو گیا لیکن نماز سے روزی ملنے کا یقین نہیں بنا تو ایک گاہک کی وجہ سے لاکھوں کروڑوں روپے سے زیادہ فائدے والی نماز کو ضائع کر دیا۔ میرے بزرگوا! آج ہمارا ایمان اتنا کمزور ہے کہ ہم کو دکان سے گھر سے مسجد تک نہیں لاتا وہ ایمان کل ہمیں جنت میں کیسے لے جائیگا اسلئے ہم ذرا غور کریں کہ ہم کو ایمان بنانے کی کتنی ضرورت ہے اسلئے بولو بھائیو! چار چار مہینے کے لئے کون کون تیار ہے؟

حضور ﷺ کے تین حقوق

میرے محترم بزرگوار بھائیو! اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو دارالْحَقُّ بنایا اور آخرت کو دارالْجِزَاء بنایا انسان جب اس دنیا میں آتا ہے تو پہلے بچہ ہوتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر بڑھاپے میں پہنچتا ہے۔ جب بچہ ہوتا ہے تو اس پر کوئی خدا کی طرف سے حقوق لازم نہیں ہوتے لیکن جب جوان ہوتا دارے میں آجاتا ہے۔ لیکن یہ اپنے ماں باپ کا حق، بیوی بچوں کا حق، مسلمان کا مسلمان پر جو حق ہے وہ حق، پڑوسی کا حق، چاروں طرف سے حقوق کے ہیکہ اس انسان کو جس نے پیدا کیا جس کا کلمہ پڑھتا ہے جس کی زمین پر رہتا ہے جس کے آسمان کے نیچے سوتا ہے اور جس نبی کی برکت سے اس دنیا میں آیا ہے جس نبی نے رات اور دن اپنی امت کو نہیں بھولے یہ محمد کا کلمہ پڑھنے والا انسان اپنے خدا اور اپنے نبی کے حقوق کو بھول گیا اس لئے بہت ضروری ہے مسلمان حقوق ہیں (۱) پہلا حق آپؐ سے محبت کرنا اسلئے حدیث میں بھی آتا ہے جس کا مفہوم ہے کہ کوئی آدمی کامل ایمان والا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ میری محبت اسکے ماں باپ اور اپنے بیوی بچوں کی محبت سے زیادہ نہ ہو جاوے۔ آدمی کو کسی نہ کسی سے محبت ہوتی ہے کسی کو اپنے ماں باپ سے، کسی کو اپنے بیوی بچوں سے لیکن سب محبت سے زیادہ نبی کی محبت ضروری ہے اور یہ اس وقت معلوم ہوگا کہ نبی سے کتنی محبت ہے جبکہ دو محبت ایک ساتھ جمع ہوگی۔ جیسے داڑھی رکھنا، سنتی لباس پہننا، سنتی شادی کرنا، اور دوسری طرف بیوی اور ماں باپ یوں کہتے کہ داڑھی نہیں رکھنی، سنتی لباس، سنتی شادی نہیں کرنی، اس وقت اگر آدمی کو اپنے نبی سے محبت ہوگی تو ماں باپ بیوی بچوں کی باتوں کو نہیں مانے گا اور ماں باپ لیا تو سمجھ لو کہ نبی کی محبت سے زیادہ بیوی بچوں کی، ماں باپ کی محبت زیادہ ہے۔ میرے محترم بزرگوا! محبت زبان کے دعوے کا نام نہیں محبت تو خود انسان کی زندگی بتائیگی اور اس کا عمل بتائیگا کہ اس کو نبی سے کتنی محبت ہے۔ صحابہؓ کو حضورؐ سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت تھی حضرت انسؓ نے حضورؐ کی دس سال تک خدمت کی ان کے سر کے بال بڑے بڑے تھے۔ کسی نے کہا حضرت انسؓ اپنے سر کے بال تو کٹاؤ تو کیا فرمایا کہ جس بال پر اللہ کے نبی کے ہاتھ مبارک لگے ہو اس بالوں کو میں اپنے سر سے کیسے جدا کر سکتا ہوں۔ لہذا حضرت انسؓ نے موت تک اپنے سر سے بالوں کو نہیں نکالا اسی طرح خطبات حکیم الاسلام کی پہلی جلد میں لکھا ہے کہ ایک صحابی اس لئے کہ تو نے مجھے آنکھ اسلئے دی تھی تاکہ میں ان آنکھوں سے تیرے محبوب کا چہرہ دیکھوں اور میرے کانوں کو بہرہ کر دے اسلئے کہ کان تو تیرے نبی کی پیاری باتوں کو سننے کیلئے دیئے اے اللہ مجھے اب سے اندھا اور بہرہ کر دے۔ اسلئے کہ تیرے نبی اب اس دنیا میں موجود نہیں ہے تو میرے لئے دیکھنے اور سننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو اللہ نے انکو اندھا اور بہرہ بنا دیا اور آج افسوس ہے ہم زبان سے محبت کے لے لے کر تہمتیں کرتے ہیں اور کانوں میں جب حضورؐ کی بات آتی ہے تو ہمارے کان بہرے ہو جاتے ہیں اور دین زندگی سے جا رہا ہے لیکن آنکھ اندھی ہے محبت تو حضرت اویس قرنیؓ